75443- معصیت وگناہ کے اڈوں پر گاہک پہنچا کر کمیشن لینے کا حکم

سوال

میں جرمنی میں رہتا ہوں میرا ایک دوست ٹیکسی ڈرائیور کہتا ہے کئی بار سواری ہمیں فحاشی کے اڈے پر پہنچانے کا کہتی ہے، اور سواری وہاں اتارنے کر سواری سے اجرت لینے کے بعد ہمارے ٹیکسی ڈرائیور کو اختیار ہے کہ وہ اڈے پر جا کر کمیشن اور انعام حاصل کرے، جو تقریبا تیس یورو سے کم نہیں ہوتی، ہماری یہ دوست سواری اتار کر واپس آجاتا ہے اور اڈے سے کچھ نہیں لیتا، سوال یہ ہے کہ:

کیا اس کے لیے بخشش یا انعام یا کمیش لینا جائز ہے، اور بنک سے سودی فوائد لے کر خود استعمال نہ کرے بلکہ اسے مسلمانوں کے رفاہ عامہ میں خرچ کرنے پر قیاس کرتے ہوئے یہ کمیشن بھی اسے ان کے پاس چھوڑنی نہیں چاہیے کیا ایسا کرنا صحیح ہے؟

پسندیدہ جواب

چاہیے تو یہ تھا کہ ان گناہ اور
معصیت کرنے والوں کو معصیت کے اڈے پر لے جانے کے حکم کا سوال کیا جاتا، نہ کہ انہیں
ان فحاشی اور برائی کے اڈوں پر پہنچا کر کمیشن لینے کا سوال کیا جاتا، یہ کمیش تو
انہیں وہاں پہنچانے کے حکم کے تابع ہے.

سوال نمبر (
10398) کے جواب میں نافرمانی اور
گناہ کا ارتکاب کرنے والے افراد کو معصیت و نافرمانی اور برائی کے اڈوں پر پہنچانے
کی حرمت کا بیان ہو چکا ہے، تو اس طرح ڈرائیور کے لیے حرام ہے کہ وہ کسی بھی شخص کو
ایسی جگہ لے کر جائے جہاں یقینی طور پر اسے معلوم ہو کہ وہاں معصیت و نافرمانی ہوتی
ہے مثلا زنا و فحاشی کے اڈے اور ڈانس کلب اور نائٹ کلب، اور مخلوط سوئمنگ پول
وغیرہ، یا اس کا غالب گمان ہو کہ وہاں برائی ہوتی ہے.

اور اگر ڈرائیور ایسا کرتے ہوئے کسی
شخص کو ان برائی کے اڈوں پر پہنچاتا ہے تو وہ بھی ان کے ساتھ گناہ و برائی اور
فحاشی اور ان کے جرائم میں برابر کا شریک ہے، اور یہ گناہ و معصیت اور ظلم و زیادتی
میں تعاون شمار ہوگا.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

.{اور تم گناہ و معصیت اور ظلم و زیادتی میں ایک دوسرے کا تعاون مت کرو، اور اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو یقینا اللہ تعالی سخت سزا دینے والا ہے}. المآئدۃ(2).

اور اگر وہ علم ہونے کے باوجود ایسا کام کرتا ہے تو اسے جتنی جلدی ہو سکے توبہ و استغفار کرتے ہوئے آئندہ کے لیے عزم کرنا چاہیے کہ وہ ایسا کام دوبارہ نہیں کریگا، اور وہ اس گندے اور خبیث مال کی طرف متوجہ نہ ہو جو ان فحاشی اڈوں کے مالک اسے دینگے، اسے اس سے فقیری ہی بہتر ہے.

اور مسلمان شخص پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ ان فحاشی اور برائی کے اڈوں کے مالکوں کو اس برائی سے منع کرے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم میں سے جو کوئی بھی کسی برائی کو دیکھے تو اسے وہ اپنے ہاتھ سے روکے، اور اگر اس میں استطاعت نہ ہو تو اسے اپنی زبان سے روکے، اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو اسے اپنے دل سے روکے، اور یہ کمزور ترین ایمان ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر(49).

تو جو شخص اپنی گاڑی سے اتر کر ان فحاشی کے اڈوں پر گناہ و معصیت کرنے والے شخص کو پہنچانے کی کمیشن وصول کرنے کے لیے جانے والے پر شریعت نے برائی کو روکنا واجب کس طرح کیا ہے؟!

تو اس طرح نہ تو وہ برائی کو ہاتھ سے روکنے والا بن سکا، اور نہ ہی اپنی زبان سے روکنے والا، اور نہ ہی اپنے دل سے برائی روکنے والا بنا، جو کہ اس شخص کے بہت ہی خطرناک معاملہ ہے.

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
فرمان: (تو وہ اسے روکے) امت کے اجماع کے مطابق یہ امر وجوب کے لیے ہے، اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا وجوب تو کتاب وسنت اور اجماع سے ثابت ہے، اور یہ اسی نصیحت اور خیر خواہی میں سے ہے جو کہ دین ہے...

اور آپ یہ جان لیں کہ یہ مسئلہ یعنی
امر بالمعروف اور عن المنکر کا مسئلہ بہت عرصہ سے لوگوں نے ترک کر کے اسے ضائع کر کے رکھ دیا ہے اور اس دور میں صرف اس کا نام و نشان ہی باقی بچا ہے اور بہت ہی قلیل عمل ہوتا ہے، اور یہ باب بہت عظیم ہے، اس سے ہی حکمران اور معاشرہ سدھرتا ہے، اور جب خرابیاں اور برائیاں عام ہو جائیں تو پھر ہر نیک و بد اس کی سزا کی لپیٹ میں آ جاتا ہے، اور جب ظالم کا ہاتھ نہ روکا جائے تو خدشہ ہے کہ اللہ تعالی اپنا عذاب اور سزا عمومی طور پر نازل کر دے اور سب اس کی لپیٹ میں آ جائیں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

.{ان لوگوں کو ڈر جانا چاہیے جو اس
کی حکم کی مخالفت کرتے ہیں کہ انہیں کوئی فتنہ یا المناک عذاب نہ پہنچ جائے}.
انتہی.

دیکھیں: شرح مسلم للنووی (2/22–24) مختصرا.

اور کسی بھی مسلمان شخص کے لیے جان
بوجھ کر کسی حرام فعل کا مرتکب ہونا حلال نہیں تا کہ وہ اس کے ذریعہ مال کمائے اور اسے مسلمانوں کے رفاہ عامہ کے لیے خرچ کرے، بخلاف اس شخص کے جو شخص سود، یا حرام کمائی سے توبہ کرتا ہے، تو اس طرح کے لوگوں کی توبہ کا تقاضہ یہ ہے کہ وہ اس طریقہ سے کمائے ہوئے مال کو نیکی و خیر کے کاموں میں صرف کریں.

واللہ اعلم.